شرعاً کیا عزت سائنس وٹیکنالوجی سے مشروط ہے؟

حضرت قیسؒ کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ شام تشریف لائے تو وہ اونٹ پر سوار تھے۔ تمام لوگ ان کے استقبال کے لیے باہر آئے۔ لوگوں نے کہا یہاں کے بڑے اور ممتاز لوگ آپ سے ملنے آئیں گے، اس لیے اچھا یہ ہے کہ آپ ترکی گھوڑے پر سوار ہو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بالکل نہیں۔ پھر آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تم لوگ عزت یہاں سے یعنی زمین کے سامان سے سمجھتے ہو حالاں کہ عزت تو وہاں سے (یعنی اللہ کے دینے سے) ملتی ہے میرے اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔ ایک اور روایت میں آتا ہے تمہاری تعداد لوگوں میں سب سے کم تھی اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل تھے اللہ نے اسلام کے ذریعہ تمہیں عزت عطا فرمائی تو اب جب بھی تم اسلام کے سوا کسی اور چیز میں عزت تلاش کرو گے اللہ تمہیں ذلیل کر دیں گے۔ فرمایا: ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ سے عزت دی ہے، لہٰذا ہم اسلام کے سوا کسی اور چیز میں عزت تلاش نہیں کر سکتے۔

ایک امیر کبیر کے لیے بزرگ کی دعا

مولانا حبیب الرحمان شیروانی مرحوم نے سفر حج کا عزم جب فرمالیا تو فقیر [مناظر گیلانیؒ] کو علی گڑھ طلب کیا گیا، پہنچا، حکم ہوا کہ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے بعض زندہ بزرگوں سے بھی ملنا چاہتا ہوں اور اپنے پیرو مرشد مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے مزار فائض الانوار پر بھی حاضری کا قصد ہے، جی چاہتا ہے کہ کم از کم اس سفر میں تو تم میرے ساتھ رہو۔ بسر و چشم قبول کیا گیا۔ منجملہ دوسرے مقامات کے فیض آباد بھی پہنچے یہاں حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے خلیفہ مولانا شاہ نیاز احمدؒ تشریف فرما تھے، ان کا قیام کویلو کے چھپر کے نیچے تھا جس کے سامنے مٹی کا ایک چبوترہ میدان میں تھا، جس پر بوریا بھی پڑا نہ تھا، گرد سے بھرا ہوا تھا، بیٹھنے کی جگہ اس کے سوا نہیں تھی اور شاہ صاحب نے حیدرآباد کے وزیر مذہبی امور [شیخ الاسلام نہایت امیر ترین نواب اور عالم فاضل ہستی] کو اسی چبوترے پر بیٹھ جانے کا اشارہ بھی فرمایا، میں نے محسوس کیا کہ بغیر کسی جھجک کے بخندہ پیشانی وہ اس چبوترے پر اپنی قیمتی شروانی کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر شاہ صاحب مرحوم سے دعا کی درخواست کی، اس عجیب و غریب دعا کے الفاظ آج بھی حافظہ کے نہاں خانہ میں گونج رہے ہیں، شاہ صاحب نے ہاتھ اٹھایا ان کے ساتھ ہم لوگوں کے ہاتھ بھی اٹھ گئے، پھر فرمانے لگے۔ [''بارالٰہا! یہ حبیب الرحمٰن شروانی تیرا ایک ناچیز بندہ ہے، بارالٰہا! جب اس پر ناگزیر وقت آجائے، سانس اکھڑ رہی ہو، تو اس کی امداد فرمائی جائے۔ بارالٰہا! جب کفن پہنا کر اس کے تابوت کو لے چلیں تو اپنی رحمت کا سایہ اس پر ڈال اور جب گور کے خلوت خانہ میں حبیب الرحمٰن خاں کو لوگ رکھ کر واپس آجائیں اور غریب وہاں تنہا رہ جائے تو اپنی رحمت اپنے کرم سے روشنی پیدا فرما، قوت بخش کہ نکیرین کے سوال و جواب میں یہ بے چارہ ثابت قدم رہے۔ بارالٰہا! جب حشر کا میدان قائم ہو اور بڑے چھوٹے پتنگوں کی طرح ادھر ادھر مارے پھرتے ہوں تو اس بے چارے حبیب الرحمٰن بھیکم پور والے کی دستگیری فرما، اس کے گناہوں کو بخشش دے اور بجائے جہنم کے اس کو تیرے فرشتے جنت کی طرف لے جائیں''۔] بیس سال سے زیادہ مدت کی بات ہے، یہ دعویٰ تو مشکل ہے کہ یہی بجنسہ ان کے الفاظ تھے لیکن بہت سے الفاظ ان کی زبان سے نکلے ہوئے، اس میں محفوظ ہیں، شاہ صاحب نے اور بھی کیا کیا فرمایا، اب یاد نہیں، نواب علیہ الرحمۃ والغفر ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر تھی، سارا مجمع مجسم گریہ و بکا بنا ہوا تھا آخر میں فرمایا کہ [''اے اللہ اس غریب پر اس کے حج و زیارت کے سفر کو آسان فرما''۔]